بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۷ تبوک ۱۳۳۶ ھش ۲۷ ستمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۲۸

پاکستان امریکہ سے ۷ لاکھ ٹن گیہوں اور چاول خریدے گا

دو ہفتہ کے اندر اندر سمجھوتہ پر دستخط ہو جائینگے۔ سید امجد علی کا اعلان

واشنگٹن ۲۶ ستمبر۔ وزیر خارجہ سید امجد علی نے کل یہاں اعلان کیا کہ دو ہفتہ کے اندر اندر پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ اس کے تحت پاکستان امریکہ سے سات لاکھ ٹن گیہوں اور چاول خریدے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس اناج کی قیمت پاکستانی کرنسی میں ادا کی جائے گی۔ کل انہوں نے اس سلسلہ میں امریکی نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی تھی۔ ملاقات کے بعد ہی انہوں نے اخبار نویسوں کو مجوزہ سمجھوتہ سے آگاہ کیا۔

کرشک سرامک پارٹی کے دونوں گروپوں کے درمیان مفاہمت ہو گئی

ایک دوسرے کے خلاف دونوں گروپوں کے فیصلے غیر موثر قرار دیدیئے گئے

ڈھاکہ ۲۶ ستمبر۔ کرشک سرامک پارٹی کے دونوں گروپوں کے باہمی اختلافات دور ہو گئے ہیں۔ کل ان گروپوں کے قائدین مسٹر ابو حسین سرکار اور مسٹر عزیز الحق نے طویل ملاقات کے بعد ایک مشترکہ بیان جاری کیا۔ جس میں باہمی مفاہمت کی توثیق کرتے ہوئے اعلان کیا گیا کہ دونوں گروپوں کی مجالس عاملہ اور کونسلوں نے ایک دوسرے کے خلاف جو فیصلے کئے ہیں انہیں باقاعدہ مشترکہ کونسل میں پیش کر کے کالعدم قرار دے دیا جائے گا اور اس وقت تک تمام فیصلے غیر موثر سمجھے جائیں گے۔ یاد رہے کہ کونسل کا اجلاس نومبر کے وسط میں ہونا قرار پایا ہے۔

زمینداروں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ

لاہور ۲۶ ستمبر۔ کل یہاں مغربی پاکستان کی کابینہ نے اپنے ایک اجلاس میں ان زمینداروں کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا۔ جنہوں نے ۱۵ ستمبر تک فاضل گیہوں کے ذخیرے حکومت کے حوالے نہیں کئے ہیں۔ یاد رہے اس سے قبل حکومت نے زمینداروں کو متنبہ کیا تھا۔ کہ انہیں اپنا فاضل اناج ستمبر کے وسط تک حکومت کے ہاتھ فروخت کر دینا چاہیئے۔

- درخواست دعا -

مکرم مولوی محمود احمد صاحب شاہد مبلغ سیرالیون نے بذریعہ خط اطلاع دی ہے کہ اب ان کی طبیعت پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہے۔ گو ابھی مکمل آرام نہیں آیا۔ لہذا جملہ احباب سے درخواست ہے کہ مکرم مولوی صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(نائب وکیل التبشیر)

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۲۶ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو گلے کی تکلیف بدستور ہے اور نقاہت بھی زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

ربوہ ۲۶ ستمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل دو بجے دن کے بعد درد کی ٹیسیں شام تک تکلیف دیتی رہیں۔ رات کو ان میں زیادتی ہو گئی۔ پیشاب بھی بند ہو گیا۔ اور رات بہت بے کلی اور بے چینی میں گزری ۸ بجے شام کو پیشاب آجانے پر درد میں کمی ہو گئی۔ ٹیسیں تو اب بھی کہ صبح کے ۷ بجے ہیں اٹھ رہی ہیں۔ مگر وقفہ کے بعد اور رات کی نسبت کم۔ البتہ ضعف زیادہ ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مکرم حافظ صاحب کو اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔ آمین

مولوی عبدالکریم صاحب شرما بخیریت نیروبی پہونچ گئے

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما مع اہل و عیال بخیریت نیروبی پہونچ گئے ہیں۔ آپ ۱۷ اگست کو اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں ربوہ سے مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ احباب حصول مقصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

— لندن ۲۶ ستمبر۔ برطانوی حکومت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جنوبی آسٹریلیا میں ماراملنگا کے مقام پر برطانیہ نے ایک اور ایٹمی ہتھیار کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی علالت

جیسا کہ الفضل میں پہلے بھی یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی امیر جماعت احمدیہ گجرات ۱۵-۲۰ روز سے علیل ہیں۔ تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے ان کا معائنہ کیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں یہ ظاہر ہوا ہے۔ کہ اصل تکلیف وہ نہیں ہے۔ جو پہلے سمجھی گئی تھی۔ بلکہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ اور پیچیدہ صورت اختیار کر گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم خادم صاحب کو جو سلسلہ کے بڑے مخلص اور پُرجوش خادم ہیں محض اپنے فضل وکرم سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۵۷ء

تبلیغ کا جوش

آپ مسلمانوں کی کوئی اخبار خاص کر دینی کہلانے والا اخبار اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو سب میں اس بات پر رونا نظر آئیگا کہ مسلمانوں کا اخلاق انتہائی طور پر پست ہو گیا ہے۔ اور روز بروز پست سے پست تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ کسی مذہبی رہنما کی تقریر اس سے خالی نہیں ہوگی۔ کوئی تحریر جس میں آج کل کے مسلمانوں کا ذکر ہو۔ اس سے مبرّا نہیں ہوگی۔ کہیں اونچے طبقے۔ سرکاری افسروں۔ اور دوسرے بر سر آوردہ لوگوں کی مبینہ بداخلاقیوں اور بدعنوانیوں کا ذکر ہوگا۔ کہیں تاجروں۔ پیشہ وروں اور دوکانداروں کی بلیک اور برائیوں کا نقشہ کھینچ رہا ہے کہیں عوامی طبقوں کے کردار کی مذمت ہوگی۔ الغرض یہ ایک عام موضوع ہے جو ہمارے دینی اخبارات اور دینی مقرروں کے لئے معمول سا بن گیا ہے۔

یہ حالت کوئی یونہی نہیں ہے حقیقت یہی ہے کہ آج مسلمانوں کی اخلاقی حالت بہت خراب ہو چکی ہے اور جو لوگ اس حالت کو بیان کرتے ہیں۔ وہ یونہی نہیں شور مچاتے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس موضوع پر اپنی انشا پردازی کے جوہر دکھا دینا ہی کافی ہے۔ کیا محض عبارت آرائیوں اور ہنگامہ خیز تقریروں ہی سے مسلمانوں کی لامذہبی اور بداخلاقیاں ختم ہو جائیں گی؟

پھر کیا صرف یہ اعلان کرنے سے کہ اسلام ہی ہماری حالت کو درست کر سکتا ہے قوم کے کردار کا معیار بلند ہو جائے گا؟ اصل سوال تو یہ ہے کہ اگر یہ واقعی درست ہے کہ مسلمانوں کا معاشرہ بیمار ہے۔ طرح طرح کی بیماریوں کے جراثیم اس میں پھیلے ہوئے ہیں اور اسلام ہی ان جراثیم کو تباہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے تو ہمارے یہ رہنما جو شور مچا رہے ہیں اس ضمن میں عملی کام کیا کر رہے ہیں۔

یہ درست ہے کہ ہمارے ہاں بھی بڑے بڑے بلند بانگ مذہبی ادارے قائم ہو رہے ہیں۔ کئی جماعتیں ہیں جو اسلام کا نام لے کر کھڑی ہوئی ہیں۔ مگر کیا یہ ادارے اور یہ جماعتیں کوئی ایسا کام کر رہی ہیں جو مسلمانوں کو راست بازی۔ نیکی اور باہمی ہمدردی۔ غربا پروری اور اس قسم کے دوسرے چھوٹے چھوٹے اخلاق سکھانے کا اہتمام کرتی ہو۔ ویسے تو آپ دیکھیں گے کہ بہت سی جماعتیں بڑے بڑے دعاوی لے کر میدان میں نکلی ہوئی ہیں۔ مگر جب آپ ان کے کاروبار کی کنہ معلوم کریں گے تو اکثر تو بوگس ہوں گی اور کئی ایک ایسی ہوں گی جن کے پیش نظر سیاست اور صرف سیاست ہوگی۔ وہ بظاہر اگر کوئی تربیتی یا تعلیمی کام بھی کرتی ہیں تو محض اس لئے کہ موقعہ پہ عوام سے سیاسی فائدہ حاصل ہوگا۔

اس کے مقابلہ میں اس ملک میں آپ عیسائیوں کے مشنوں کا اور ان کی سرگرمیوں کو ملاحظہ کرینگے تو آپ دیکھیں گے کہ اکثر یہ لوگ کتنی محنت۔ بے غرضی اور انہماک سے نہ صرف اپنے دین کی اشاعت میں مصروف ہیں بلکہ خدمتِ خلق کے کتنے کام کر رہے ہیں۔

گوجرانوالہ سے "مسیحی خادم" کے نام سے عیسائیوں کا ایک رسالہ شائع ہوتا ہے۔ اس کا کنونشن نمبر ہمارے سامنے ہے اس کا ایک مضمون "آزاد کشمیر میں مسیحی بشارت" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون ایک روئداد پر مشتمل ہے۔ جو آزاد کشمیر گاسپل ٹیم کے تبلیغی دورہ کے متعلق ہے۔ مضمون کو اس طرح ختم کیا گیا ہے:۔

"دعوت۔ آزاد کشمیر کا علاقہ مغربی پاکستان کے مبشروں کو چیلنج ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں گناہ اور موت کے سایہ کی وادی میں تڑپتی ہوئی روحیں آپ کو مدد کے لئے پکار رہی ہیں۔ اس لئے اے پنجابی مبشرو اٹھو۔ پہاڑوں گھاٹیوں اور وادیوں کو عبور کرکے اس چیلنج کو قبول کرو۔ اور ان روحوں کی مدد کرو۔ جو موت اور گناہ کی وادی میں دم توڑ رہی ہیں"

یہ چیلنج مغربی پاکستان کے مبشروں کو نہیں۔ بلکہ مسلمان اہل علم حضرات کو ہے۔ اس روئداد کو پڑھئے اور دیکھئے۔ کن مشکلات میں یہ مسیحی ٹیم گذری ہے اور کن مخالف حالات میں انہوں نے عیسائیت کا پیغام آزاد کشمیر میں پہنچایا ہے۔

آپ خواہ کچھ کہیں۔ بیشک ان مسیحی مبشروں کو پیسہ کی بڑی امداد ملتی ہے۔ لیکن ان کے جوش کی داد نہ دینا سخت ظلم ہے۔ بیشک ان کے عقائد غلط ہیں۔ لیکن ہمارے اہل علم حضرات اگر سیاست کی گتھیاں سلجھاتے رہے اور انتخابات ہی لڑتے رہے۔ تو آپ چند سالوں میں دیکھ لیں گے کہ کشمیر کے چیلنج کا جواب مسیحی مبشروں نے کیا دیا ہے؟ اور پھر بقول مودودی صاحب کے اسلامی جماعت مبشرین اور واعظین کی جماعت کہاں ہوتی ہے۔ وہ تو خدائی فوجداروں کی جماعت ہے۔

اب ذرا ہمارے ایک عالم کی مصروفیات کا بھی نظارہ کریں

"امسال وسط نومبر میں دہلی میں ایک "ورلڈ کانفرنس آف ریلیجنز (مذاہب کی عالمی کانفرنس) منعقد ہو رہا ہے۔ جس کا افتتاح بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کرینگے کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں اور مختلف اقوام کے تعلقات کو بہتر بنانے کی تدابیر پر غور کیا جائے گا اور روحانی اقدار کو پروان چڑھا کر دنیا میں امن و سلامتی قائم کی جائے۔

کانفرنس کی جانب سے مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کو بھی دعوت نامہ موصول ہوا ہے۔ جس کا جواب مولانا نے حسب ذیل دیا ہے۔

"افسوس ہے کہ میں آپکی کانفرنس میں حاضر نہ ہو سکوں گا۔ کیونکہ میں اکتوبر کے آغاز سے دسمبر کے وسط تک ایک لمبے دورے کا پروگرام پہلے ہی بنا چکا ہے اور اس میں دہلی کے سفر کے لئے گنجائش نکالنی مشکل ہے۔ مگر مجھے اس مقصد سے پوری ہمدردی ہے کہ دنیا میں دہریت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکا جائے وغیرہ وغیرہ"

دیکھا آپ نے مولانا کی خواہشات کتنی بلند ہیں اور کیسی برجستہ اور شاندار عبارت میں اس کا اظہار کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ آپ انتخابات لڑنا چاہتے ہیں اور ووٹوں کے لئے دورے کا پروگرام بنا چکے ہیں۔ آپ کے پاس کانفرنس میں شمولیت کیلئے وقت نہیں ہے۔

کیا ایسے لوگوں سے آپ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ آزاد کشمیر میں مسیحی مبشروں کا جواب دینگے؟ قطعاً نہیں۔ بلکہ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی کوئی جماعت بھی آگے آکر ان کا جواب نہیں دیگی۔ لیکن اگر احمدی اس چیلنج کا جواب دینے کی کوشش کریں گے تو ان کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کر دی جائیگی۔ مسلمانوں کی اخلاقی حالت اسیطرح گرتی چلی جائیگی۔ اور وہ کمیونزم اور عیسائیت کا شکار ہوتے چلے جائینگے لیکن اس دوگونہ سیلاب کو روکنے کے لئے جو اٹھیگا ہم نہیں اٹھنے دینگے۔ نہ کرینگے نہ کرنے دیں گے۔

خطبہ جمعہ

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

اے مومنو! لوگوں کو حکمت اور موعظت کے ساتھ حق کی دعوت دیا کرو

انسان کو فائدہ پہنچانیوالی اصل چیز یہ ہے کہ دل کو پاک کیا جائے اور اس میں خدا تعالےٰ کی محبت اور خشیت پیدا کی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ ستمبر ۱۹۵۷ء

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ کہ ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن۔ ان ربك هو اعلم بمن ضل عن سبیله وهو اعلم بالمهتدین (نحل ع ۱۶)

اس کے بعد فرمایا

قرآن کریم کی

اس آیت میں

اللہ تعالےٰ نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ تم سے جو لوگ بحث کرنے کے لئے آئیں۔ خصوصاً وہ لوگ جو اہل کتاب ہیں۔ تو تم دلائل کے ساتھ ان سے بحث کیا کرو۔

اور دلوں پر اثر کرنے والی باتیں ان کے سامنے پیش کیا کرو۔ شائد اللہ تعالےٰ اس ذریعہ سے ان کو ہدایت دے دے۔ گویا بحث سے تمہاری غرض یہ نہیں ہونی چاہیئے کہ تم دشمن کو ذلیل کرو یا اپنے دلائل پر فخر کا اظہار کرنے لگ جاؤ۔ جیسے آجکل کے مسلمانوں کی حالت ہے کہ اگر ان کے مولوی کوئی معقول بات کہہ دیں۔ یا معقول بات کے قریب قریب بھی کوئی بات کہہ دیں۔ تو وہ فوراً نعرے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ قرآن کریم یہ نہیں کہتا کہ تم ایسے موقعہ پر نعرے لگایا کرو۔ یا اپنے دشمن کو ذلیل کرنے کی کوشش کیا کرو۔ بلکہ قرآن یہ کہتا ہے۔ کہ جس شخص سے تمہاری بحث ہو جائے خصوصاً ایسی صورت میں جب وہ اہل کتاب میں سے ہونے کا مدعی ہو۔ تو اس سے بحث کرتے وقت

حکمت اور موعظت سے کام لیا کرو

یعنے ہر بات کی معقولیت دلائل کے ساتھ اس پر واضح کیا کرو۔ اور اس کی غرض و غایت اور حکمت پر بھی روشنی ڈالا کرو۔ اور بتایا کرو کہ ہم یہ مسائل اس لئے بیان کرتے ہیں کہ ان سے فلاں فلاں فائدہ ہو سکتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ نصیحت کرتے جاؤ کہ خالی بحث کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اصل چیز جو انسان کو فائدہ پہنچانے والی ہے وہ یہ ہے کہ اپنے

دل کو پاک کیا جائے

اور خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا کی جائے۔ اگر ایسا کیا جائے تو ہو سکتا ہے۔ کہ دوسرے کو ہدایت مل جائے۔ میں نے ہمیشہ دیکھا ہے۔ کہ یہ طریق بڑا کارگر اور مؤثر ہوتا ہے۔ میں ایک دفعہ کراچی گیا تو جماعت کے بعض دوست ایک عرب کو میری ملاقات کے لئے لے آئے۔ اس نے کہا مجھے آپ کی جماعت سے بڑی محبت ہے، کیونکہ آپ لوگ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور تمام دنیا میں آپ نے مبلغ پھیلا رکھے ہیں۔ لیکن ایک بات مجھے بہت بری لگتی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ کروڑوں مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ میں اپنے دوستوں کی طرف متوجہ ہوا۔ اور میں نے کہا بتاؤ کیا میں نے تمہیں کبھی کہا ہے کہ تم مسلمانوں کو کافر کہا کرو۔ انہوں نے کہا آپ نے ہمیں ایسا کبھی نہیں کہا۔ مسلمان کو کافر کہنے والا تو خود کافر ہوتا ہے۔ کہنے لگا

میرا مطلب یہ ہے

کہ آپ کلمہ گو لوگوں کو کافر کہتے ہیں میں نے پھر اپنے دوستوں سے پوچھا۔ کہ بتاؤ میں نے کبھی کہا ہے کہ جو شخص کلمہ پڑھے اسے کافر کہو۔ انہوں نے کہا بالکل نہیں۔ اس پر وہ گھبرا گیا۔ اور کہنے لگا میرا مطلب یہ ہے کہ جو آپ سے اختلاف کرے۔ اسے آپ کافر کہتے ہیں۔ میں نے پھر دوستوں سے کہا کہ بولو میں نے تمہیں کبھی کہا ہے کہ جو تم سے اختلاف کرے۔ اسے کافر کہا کرو۔ اختلاف پر کافر کہنے کے تو یہ معنے ہیں، کہ جس قسم کی سلوار میں نے پہنی ہوئی ہے۔ اگر اس قسم کی سلوار کوئی دوسرا شخص نہ پہنے۔ یا جس قسم کی پگڑی میں نے پہنی ہوئی ہے اگر اس قسم کی پگڑی کوئی دوسرا شخص نہ پہنے۔ یا جس قسم کی جوتی میں نے پہنی ہوئی ہے۔ اگر اس قسم کی جوتی کوئی دوسرا شخص نہ پہنے۔ تو میں اسے کافر کہہ دوں۔ بتاؤ

کیا میں نے کبھی کہا ہے

کہ ایسا شخص کافر ہے۔ انہوں نے کہا ہرگز نہیں۔ آپ نے ہمیں کبھی ایسا نہیں کہا۔ اس پر وہ اور زیادہ گھبرایا اور اس نے اپنی بات کو درست کرنے کی کوشش کی۔ اور کہا میں نے سنا ہے۔ کہ آپ ایسے لوگوں کو جو مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ اور روزے بھی رکھتے ہیں۔ کافر کہتے ہیں۔ میں نے کہا اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ کہ بات کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کافر کا لفظ تو میں ان میں سے کسی کے لئے نہیں بولتا۔ مگر مسلمانوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جو انبیاء علیہم السلام پر مختلف قسم کے الزامات عائد کرتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (نعوذ باللہ) تین جھوٹ بولے تھے۔ یا بعض کہتے ہیں کہ حضرت داؤد کی ننانوے بیویاں تھیں اس کے بعد ایک جرنیل جس کا نام اوریا ابن حنان تھا اس کی بیوی آپ کو پسند آگئی۔ اور حضرت داؤد نے اس کی بیوی پر قبضہ کرنے کے لئے اس جرنیل کو ایک خطرناک مقام پر بھجوا دیا۔ اس ارادہ سے

کہ اگر یہ مارا جائے تو اس کی بیوی سے شادی کر لوں۔ سو اس ارادہ کی برائی ظاہر کرنے کے لئے دو فرشتے آپ کے پاس آئے اور ان میں سے ایک نے

یہ جھوٹا قصہ

گھڑ کر بیان کرنا شروع کر دیا کہ یہ میرا بھائی ہے اور اس کی ننانوے دُنبیاں ہیں اور میری صرف ایک دنبی ہے۔ مگر پھر بھی یہ کہتا ہے کہ اپنی دنبی مجھے دیدے۔ گویا نعوذ باللہ فرشتوں نے حضرت داؤدؑ پر الزام لگایا کہ ان کا فعل درست نہیں تھا اور ایک جھوٹا قصہ گھڑ کر ان کے سامنے بیان کر دیا۔

(تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۱۰۵)

میں ایسے لوگوں کے متعلق کہتا ہوں کہ یہ پکے مسلمان نہیں ہیں۔ اس پر وہ عرب بے اختیار کہنے لگا کہ پکے مسلمان ہونیکا کیا سوال ہے ایسے لوگ تو پکے کافر ہیں۔ میں نے کہا آپ بے شک پکے کافر کہیں مگر میں نے تو ہمیشہ یہی کہا ہے کہ ان لوگوں کے اسلام میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ پھر میں نے دوستوں کی طرف دیکھا اور کہا۔ کیا میں نے تمہیں کبھی کہا ہے کہ یہ لوگ پکے کافر ہیں۔ انہوں نے کہا آپ نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ وہ کہنے لگا آپ بے شک ان کو کافر نہ کہیں لیکن

میرا تو عقیدہ ہے

کہ ایسے لوگ جو نبیوں پر الزام لگانے سے دریغ نہیں کرتے پکے کافر ہیں۔ میں نے اسے کہا آپ بے شک جو چاہیں کہیں میں نے کبھی ان لوگوں کو پکے کافر نہیں کہا۔ میں صرف یہ کہا کرتا ہوں کہ جتنی کمزوری کسی میں پائی جاتی ہے اتنی ہی اس کے اسلام میں کمی ہے۔ پھر میں نے کہا یہ عجیب بات ہے کہ آپ خود انہیں پکے کافر کہتے ہیں اور مجھ سے آکر اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کی جماعت کے افراد دوسرے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ حالانکہ نہ ہم مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ نہ یہ کہتے ہیں کہ وہ قرآن کے منکر ہیں یا کلمہ کے منکر ہیں۔ یا کعبہ کے منکر ہیں۔ ہاں جو ان کی غلطی ہے وہ انہیں بتا دیتے ہیں۔ مثلاً یہی کہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی اتنی آیتیں منسوخ ہیں یا انبیاء پر وہ مختلف

قسم کے الزامات لگاتے ہیں مثلاً

حضرت سلیمان علیہ السلام

کے متعلق کہتے ہیں کہ ایک دفعہ انہوں نے پاخانہ میں جاتے ہوئے انگوٹھی اتار دی اور اپنی بیوی کو دے دی۔ شیطان نے ان کی شکل اختیار کر کے اس بیوی سے وہ انگوٹھی مانگی اور اس نے ان کو سلیمان سمجھ کر وہ انگوٹھی دے دی۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام پاخانہ سے واپس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میری انگوٹھی کہاں ہے۔ اس نے کہا میں نے تو آپ کو دیدی ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے کہا یہ جھوٹ ہے مجھے کوئی نہیں دی۔ اس کے بعد حضرت سلیمان کی شکل میں کوئی ایسا تغیر واقع ہوا کہ جدھر نکلتے تھے لوگ ان پر ہنسی اڑاتے تھے اور حضرت سلیمان بھی بڑے متعجب تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ گھر میں جاتے اور نوکروں سے روٹی مانگتے تو وہ کبھی دے دیتے اور کبھی انکار کر دیتے کیونکہ سمجھتے تھے کہ یہ سلیمان نہیں۔ ایک دن ایک بیوی نے رحم کر کے ان کو روٹی دی اور ساتھ مچھلی بھی دیدی۔ وہ مچھلی انہوں نے کھائی تو اس میں سے انگوٹھی نکل آئی جو انہوں نے پہن لی اور اس سے یکدم تغیر واقعہ ہو گیا۔ اور سب جن و انس

ان کی اطاعت کرنے لگے

لوگوں کو اس لئے بھی ان کے سلیمان ہونے پر یقین آگیا کہ جب حضرت سلیمانؑ نے اصرار سے یہ دعویٰ جاری رکھا کہ اصل سلیمان میں ہوں تو لوگوں کے دل میں شبہ پیدا ہوا اور انہوں نے ان کی بیویوں کے پاس عورتیں بھیجیں کہ کیا اس شخص یعنی شیطان کے اندر آنے کے بعد کوئی چیز آپ کو ایسی نظر آتی ہے جو سلیمان کے طریق کے خلاف ہو۔ انہوں نے کہا ایک فرق ہے کہ سلیمان ہمیشہ حیض کے ایام میں ہمارے قریب نہیں آیا کرتا تھا۔ مگر یہ شخص یعنی شیطان آجاتا ہے۔ اس پر

لوگوں پر یہ بات واضح ہو گئی

کہ سلیمانؑ کی شکل اختیار کر کے شیطان سلیمان بنا ہوا ہے۔ یہ روایت مجاہد کی طرف منسوب کی گئی ہے جو حضرت ابن عباسؓ کے نہایت مقرب (۴)

(۴) شاگرد تھے۔

(تفسیر کبیر جلد ۸ صفحہ ۱۱۲)

جو لوگ خدا تعالیٰ کے انبیاء کے متعلق اس قسم کے گندے عقائد رکھتے ہوں ان کے ایمان کو کس طرح کامل کہا جا سکتا ہے۔ پس میں صرف یہ کہا کرتا ہوں کہ اتنی اتنی کمزوری مسلمانوں میں پائی جاتی ہے اور ان سے فلاں فلاں غلطی ہوئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ان کی غلطیوں کو دور کر دے تو یہ لوگ ٹھیک ہو جائیں گے۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۵۷ء

بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۵۷ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ قواعد کے مطابق اپنی نمائندگان بھجوائیں۔ پچیس عورتوں پر ایک نمائندہ بھجوائی جا سکتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی اس موقع پر منعقد ہوگی۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ تاکہ ایجنڈا مرتب کیا جا سکے۔ یہ تجاویز یکم اکتوبر سے پہلے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ نیز ہر لجنہ اماء اللہ سال رواں کا اپنا بجٹ کل آمد جو ان کی لجنہ کو ہوتی ہے بھجوائیں۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ دوران سال میں انہوں نے کیا خرچ کیا ہے۔

اجتماع کے موقع پر فی البدیہہ اور تیاری کے ساتھ تقریری انعامی مقابلے بھی ہوں گے ہر دو کے لئے نام بھجوائیں۔

فی البدیہہ تقریری مقابلہ کے لئے عنوان اسی وقت بتا دیئے جائیں گے۔ جو مقابلہ تیاری کے ساتھ ہوگا اس کے لئے مندرجہ ذیل عنوان دیئے جاتے ہیں ان میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ہوگی۔ بیرونی لجنات کوشش کریں کہ ان کی طرف سے کافی تعداد میں ممبرات ان مقابلوں میں شامل ہوں۔

عنوانات مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) خلافت حقہ اسلامیہ (۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک میں جماعتی ترقی (۳) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (۴) پردہ (۵) دعا۔ (۶) رحمۃ للعالمین (۷) تربیت اولاد۔

اس کے علاوہ ترجمہ قرآن مجید۔ حفظ قرآن مجید۔ حدیث۔ فقہ۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تحریری مقابلہ ہوگا۔ شامل ہونے والیاں کاغذ۔ قلم۔ دوات اپنے ساتھ لائیں۔

تمام لجنات اپنی اپنی لجنہ کی سالانہ رپورٹیں یکم اکتوبر تک بھجوا دیں۔ جس میں علاوہ شعبہ جات لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ کے مندرجہ ذیل کاموں کی رپورٹ بھی شامل کریں

(۱) سارے سال میں (یعنی یکم اکتوبر ۵۶ء سے ۳۰ ستمبر ۵۷ء تک) چندہ مسجد ہالینڈ کتنا ادا کیا گیا؟

(۲) سارے سال میں مصباح کے لئے کتنے خریدار مہیا کئے۔

(۳) سارے سال میں نصرت انڈسٹریل سکول کی مشینوں کے لئے کتنی رقم ادا کی۔

براہ مہربانی سالانہ رپورٹ کے ہمراہ یہ بھی اطلاع دیں کہ آپ کی لجنہ کی طرف سے کونسی ممبرات اجتماع میں شامل ہو رہی ہیں تاکہ رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔ نیز موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

میری بیوی کو بیمار رسولی بتائی جاتی ہے۔ انہیں سر گنگا رام ہسپتال میں ۲۰ ستمبر سے داخل کرا دیا گیا ہے۔ غالباً اپریشن ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ علاج کے ہر مرحلہ کو آسان کر دے اور صحت کاملہ کے ساتھ واپسی کی صورت جلد پیدا ہو جائے۔

خاکسار قاضی عبد الرحمٰن (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ) از لاہور

خاکسار کی والدہ محترمہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب کرام درویشان صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (نذیر احمد۔ دفتر الفضل)

انڈونیشیا کے سفیر متعینہ پاکستان الحاج ڈاکٹر محمد رشیدی کا ورود ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات تعلیمی اداروں کا معائنہ وکالت تبشیر

کی طرف سے عصرانہ اور انڈونیشین طلباء کا ایڈریس

(گذشتہ سے پیوستہ)

تعلیمی اداروں کا معائنہ

۲۲ ستمبر کو صبح نو بجے اہالیان ربوہ کی طرف سے استقبالیہ کی تقریب میں شرکت کے بعد انڈونیشیا کے سفیر الحاج جناب ڈاکٹر محمد رشیدی صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی معیت میں ربوہ کے تعلیمی ادارے دیکھنے تشریف لے گئے۔

سفیر محترم نے جامعۃ المبشرین تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ تعلیم الاسلام کالج اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی عمارات کا معائنہ کیا اور ان میں سے جو ادارے اس وقت تعطیلات کے بعد کھل چکے ہیں۔ اُن کے سٹاف سے ملے۔ معزز مہمان تعلیم الاسلام کالج کی وسیع و عریض عمارت اور اُس کے تعمیراتی پس منظر کو معلوم کر کے بہت مسرور ہوئے اسی طرح فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کو۔ اس کے کام کی نوعیت اور انفرادیت کے لحاظ سے بہت پسند کیا۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات

گیارہ بجے طے شدہ پروگرام کے مطابق سفیر انڈونیشیا، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے قریباً پون گھنٹہ تک حضور سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا بھی موجود تھے

وکالت تبشیر کی طرف سے عصرانہ

پانچ بجے شام وکالت تبشیر نے تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس کی موزوں اور خوبصورت عمارت میں سفیر انڈونیشیا کے اعزاز میں ایک شاندار عصرانہ کا اہتمام کیا۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی بنفس نفیس تشریف لائے اسی طرح صحابہ کرام صدر انجمن کے ناظران اور صیغہ جات کے افسران۔ تحریک جدید کے وکلاء اور اداروں کے افسر دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے مبلغین اور غیر ملکی طلباء کے علاوہ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور جو سفیر انڈونیشیا کے ساتھ ہی ربوہ تشریف لائے تھے۔ جماعت احمدیہ لاہور کے نائب امیر مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب اور مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب بھی شریک تھے پانچ بجکر پانچ منٹ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی تشریف لائے۔ اور اس کے چند منٹوں کے بعد ہی معزز مہمان آگئے۔ معزز مہمان کی تشریف آوری پر حاضرین نے کھڑے ہو کر محبت اور خلوص کے خاموش مظاہرہ کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔

عصرانہ کی اس شاندار تقریب کا آغاز مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر کی تلاوت سے ہوا۔ اور اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے انگریزی زبان میں سفیر محترم کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں آپ کی آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اُن اسلامی خدمات کا ذکر کیا گیا۔ جو تبلیغ اسلام کی شکل میں جماعت کی طرف سے بیرونی ممالک اور خصوصاً انڈونیشیا میں سرانجام دی جارہی ہیں۔ (اس ایڈریس کا مکمل ترجمہ کسی آئندہ اشاعت میں پیش کیا جائیگا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب کے بعد ربوہ میں مقیم انڈونیشی طلبہ کی طرف سے ان کے نمائندے مسٹر بختیار زکریا نے انڈونیشی زبان میں سفیر محترم کی خدمت میں یہ ایڈریس پیش کیا۔

ایڈریس از طرف انڈونیشین طلباء

عالیجناب محترم سفیر صاحب حکومت انڈونیشیا،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم انڈونیشین طلباء جو ربوہ کے مختلف سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ خوش آمدید عرض کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادے اور صاحبزادی اور عملہ کی خدمت میں بھی خوش آمدید عرض کرتے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری ہم انڈونیشین طلباء کے لئے انتہائی خوشی و مسرت کا باعث ہے۔ بلکہ ہم اسے عین فخر اور اپنی خوش قسمتی تصور کرتے ہیں۔ اور آنجناب کی ملاقات اس وجہ سے زیادہ خوشی کا موجب ہے۔ کہ آپ کسی ایک رشتہ دار یا خاندان یا گاؤں یا شہر کے نمائندہ نہیں۔ بلکہ ایک بہت بڑے ملک کے نمائندہ ہیں۔ جو تین ہزار جزائر پر مشتمل ہے۔ اور جس کی آبادی سات کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اس وجہ سے ہمارا یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ آپکا آنا ہمارے لئے اور قوم انڈونیشیا کے لئے باعث فخر ہے۔ کیونکہ اس ربوہ شہر میں جو ابھی آباد ہوا ہے۔ اگرچہ تمام اکناف عالم سے ہر قوم و ملک کے افراد آتے رہتے ہیں۔ لیکن سفیروں میں سے سب سے پہلے آپ نے تشریف لاکر اس شہر کی عزت افزائی فرمائی ہے۔

عالیجاہ!

شہر ربوہ جو ابھی آباد ہو رہا ہے اور جہاں کی آب و ہوا کو برداشت کرنا بھی آسان بات نہیں۔ اور دوسرے شہروں کی طرح اس میں کوئی خوشی اور تفریح کے سامان نہیں۔ یہاں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر وہ کونسی شے ہے۔ کہ جس سے نوجوانان انڈونیشیا کے دلوں میں یہاں آنے کا خیال پیدا ہوا۔

مکرمنا!! ہم سے پہلے بھی بیسیوں انڈونیشین طلباء اس جگہ اور اس سے پہلے قادیان میں تکمیل علم کر کے مختلف جگہوں اور محکموں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں جو شے ہمارے قلوب کے لئے موجب کشش بنی ہے۔ یہ ہے کہ اس جگہ نہ صرف علوم دنیاوی کو حاصل کرنے کا ہمارے لئے انتظام ہے کہ جس سے ہم دنیاوی ترقیات حاصل کر کے قوم کی خدمت کے قابل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہاں ہمارے لئے خصوصی دینی تعلیم کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔ کہ جس کے ذریعہ سے ہم اللہ تعالےٰ کو پا سکیں۔ اور تمام دنیا کو اسلام کی دعوت دے سکیں۔ اور بتلا سکیں کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو سب سے زیادہ مکمل ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی معزز ترین نبی ہیں اور قرآن مجید ہی پاکیزہ ترین اور مکمل ترین سند میں کتاب ہے اور پھر تعلیم کے علاوہ اس رنگ میں ہماری تربیت کی جاتی ہے۔ کہ جس سے ہم اسلام کے صحیح خادم بن سکیں۔ اور پھر نہ صرف علم سے ہی دین کی خدمت کر سکیں۔ بلکہ ہر قسم کی جانی و مالی قربانیوں کو بھی اسلام کی خاطر پیش کرنے کے قابل بن سکیں بالآخر ہم آپ سے دعا کے ملتجی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے کیونکہ اتنے بڑے مقصد کو کہ جو نہایت ہی نیک اور پاکیزہ ہے۔ حاصل کرنا از حد مشکل ہے اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آپ ہمیں ہمائی کے طور پر کوئی نہ کوئی نصیحت فرمائیں گے۔ کہ جو ہمارے مقصد کے حاصل کرنے میں ممد ثابت ہو سکے۔ بالآخر دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آں مکرم کو تمام عزیزان سمیت اپنی پناہ میں رکھے لمبی عمر عطا فرمائے دنیاوی و اخروی ترقیات عطا فرمائے

(ہم ہیں طلباء انڈونیشیا) (باقی)

96

وصیت کرنیکے فوائد اور اس نظام کے شیریں ثمرات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی تقریر "نظام نو" میں فرماتے ہیں:۔

"خلاصہ یہ کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے۔ اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف تبلیغ اشاعت اسلام کے لئے ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت تبلیغی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے۔ اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے۔ جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے گا جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا۔ تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی۔ بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کا باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا۔ اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالےٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

"پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں (اور نہ بنا سکے۔ ناقل) نہ مسٹر روزویلٹ بنا سکتے ہیں (اور نہ بنا سکے۔ ناقل) یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص۔ کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں۔ نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے۔ نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے۔ جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالےٰ کے پیغمبر ہوتے ہیں۔ اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آئی ہے۔ اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے۔ (نظام نو صفحہ ۱۱۰-۱۱۱)

پس اے وہ دوستو اور بھائیو اور بہنو! جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرکے اپنی جانیں تک راہِ خدا میں دے رکھی ہیں۔ حضور کے اس قائم کردہ نظام وصیت کو بھی اپنے عمل سے جلد اور بخوشی قبول کر لو۔ کہ اسی بابرکت نظام کو قبول کرنے سے ہمارا اور ساری دنیا کا امن وابستہ ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ

"موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور چونکہ آسمانی نشان اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔" (الوصیت صفحہ ۲۵)

"مگر جلد کرو کہ جو دوڑ میں آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔" (نظام نو صفحہ ۱۱۲)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حکومت جاپان کے پانچ وظائف

مالیت وظیفہ ۲۰۰ دو پیہ ماہوار۔ آنے جانے کا خرچ ہوائی سفر بذمہ امیدوار اپریل ۱۹۵۸ء میں جاپان پہنچنا لازم۔ مجوزہ فارم درخواست بارہ آنے کی ٹکٹ والا واپسی لفافہ بھیجکر انڈر سکرٹری منسٹری آف ایجوکیشن پاکستان گورنمنٹ کراچی سے

دو اقسام وظائف:۔ (۱) برائے ریسرچ۔ عرصہ تعلیم دو سال۔ شرط متعلقہ مضمون کی ڈگری (۲) انڈر گریجوایٹ تعلیم کے لئے:۔ بصورت تعلیم جاپانی آرٹس و سائنس ۵ سال۔ بصورت ڈاکٹری تعلیم و ڈینٹسٹری ۷ سال۔

شرط:۔ انٹرمیڈیٹ پاس (پ۔ٹ ۲۳/۹/۵۷)

(ناظر تعلیم ربوہ)

ربوہ کے خریداران تفسیر صغیر کیلئے ضروری اطلاع

ربوہ کے وہ احباب جنہوں نے اپنے اپنے محلہ کے صدر صاحبان کے ذریعہ تفسیر صغیر کے نسخے ریزرو کروا لئے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ مبلغ سولہ روپیہ فی نسخہ کے حساب سے رقم "بمد امانت تفسیر صغیر" خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کراکے کوپن نمبر اپنے اپنے محلہ کے صدر صاحبان کو نوٹ کروادیں تاکہ "تفسیر صغیر" شائع ہونے پر انہیں دی جا سکے۔ نیز جن دوستوں نے ابھی تک نسخے ریزرو نہیں کروائے وہ بھی صدران محلہ کو اپنے نام نوٹ کروادیں (صدر عمومی لوکل صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

جملہ حصہ داران اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے قضیہ (متعلق چوہدری فتح محمد صاحب سیال) کا آخری فیصلہ بورڈ قضاء بتاریخ ۷ر اکتوبر ۱۹۵۷ء بوقت ۹ بجے صبح کریگا۔ متعلقین خود یا بذریعہ مختار وقت مقررہ پر ربوہ پہنچ جائیں۔ مزید التواء نہیں ہوگا۔

(ناظم دارالقضاء، ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میں لمبے عرصہ سے پریشانیوں اور مصائب و آلام میں گھرا ہوا ہوں۔ سیدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ حضور کا خاندان اور احباب و درویشان قادیان مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ظفر اسلام از ربوہ

(۲) میں ایف اے کا امتحان دے رہا ہوں۔ لہٰذا احباب سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے عبدالعزیز جہانگیری

ضروری تردید

میرے لڑکے عزیز عبدالحمید پرویز کے متعلق اخبار الفضل مورخہ ۱۲/۹/۵۷ء میں کسی نے غلط طور پر چھپوا دیا ہے کہ وہ فوت ہوگیا ہے۔ میرا لڑکا اللہ تعالےٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہے۔ الحمدللہ اس کے پیٹ میں درد ہے۔ احباب کرام اس کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالحق سب انسپکٹر ہیلتھ انسپکٹر ریلوے ٹمرسٹہ ضلع بہاولپور

نہائیت ضروری اعلان

جن طالبات نے امسال امتحان مڈل پرائیویٹ طور پر دینا ہو۔ وہ فوراً اپنے نام دفتر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں بھیج دیں۔ کیونکہ انسپکٹرس صاحبہ نے فوری طلب فرمائے ہیں ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

کونوا مع الصادقین

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تحریک جدید کی قربانیاں

۱۹۳۴ء سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ممبرات عت اسلام احمدیت کے لئے قربانی کرتے آرہے ہیں۔ اور ان کی قربانی بھی ہر سال پہلے سے زیادہ ہے۔ سوائے ایک دو جماعتوں کے باقی تمام احمدیہ جماعتوں کی نسبت خاندان کی قربانی بڑھ چڑھ کر ہے۔ چونکہ اچھے نمونہ کو دیکھ کر ان کے دل میں طبعاً اس کے حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں :-

صادقوں کی صحبت میں رہو

"کسی چیز کی طرف رغبت اچھے نمونہ کو دیکھکر ہوتی ہے۔ انسان کہتا ہے۔ کہ فلاں میں یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ مجھے بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ میرے اندر یہ خوبی پیدا ہو۔ فلاں بڑا نمازی ہے۔ میں بھی نمازی بنوں۔ یا فلاں بڑا روزہ دار ہے۔ میں بھی روزے رکھا کروں۔"

"غرض نیکیوں کی طرف رغبت اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک نمونہ سامنے موجود نہ ہو۔ اس لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ کونوا مع الصادقین اگر تم نیکیوں میں ترقی کرنا چاہتے ہو۔ تو صادقین کی صحبت میں رہا کرو۔"

چونکہ نئے سے نئے دوست احمدیت میں شامل ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ پہلے سے شامل ہیں۔ ان کو بھول چوک یا غفلت کوتاہی ہو جاتی ہے اس لئے احباب کو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے کے لئے بار بار توجہ دلانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

بہترین نمونہ

بہترین نمونہ اور اسوہ حسنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پہلے سال سے لے کر آج تیئیسویں سال تک ہر سال پہلے سال سے شاندار اضافہ سے تحریک جدید میں اپنا وعدہ ادا فرماتے آ رہے ہیں۔ نہ صرف اپنا ہی ذاتی طور پر عطا فرماتے ہیں۔ بلکہ مندرجہ ذیل کی طرف سے بھی دیتے آرہے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے۔

حضرت محمد مصطفیٰ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔

سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ کی طرف سے

سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ " "

بیکس نادار احمدیوں کی طرف سے

صداقت کے لئے تڑپنے والی روحوں کی طرف سے

سیدہ امۃ الودود صاحبہ مرحومہ کی طرف سے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ مرحومہ تو اپنی طرف سے اپنی زندگی میں تحریک جدید میں ایسی قربانی شاندار کرتی رہی ہیں۔ کہ باید و شاید اور نہ صرف اپنی طرف سے ہی شاندار قربانی بلکہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی سیکرٹری ہونے کی حیثیت سے وہ خدمت کی ہے۔ کہ رہتی دنیا تک ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب ملتا رہے گا۔ کیونکہ آپنے شروع تحریک جدید میں محنت شاقہ کر کے قادیان کی اکثر مستورات کو تحریک جدید میں شامل کیا ——— نہ صرف شامل کیا۔ بلکہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی وصولی بھی سو فی صدی ہوتی رہی۔

کیونکہ آپ کو یہ دھن لگی رہتی تھی۔ کہ جو الفاظ حضرت اقدس کی زبان مبارک سے نکلے ہیں۔ ان کا سو فیصدی پورا کرنا ازبس ضروری ہے۔ پس اس جذبہ کے ماتحت لجنہ اماء اللہ کے وعدے سو فیصدی پورا کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ ان کے لئے دعا ہے۔ کہ وہ ان کو اپنے فضل و رحم سے اپنے خاص الخاص مقام قرب میں جگہ دے۔ (آمین) تحریک جدید کا گیارھواں سال جو آپ کے وصال کا سال ہے۔ اس کا وعدہ ۲۳۷/- اپنے ایام بیماری میں ہی ادا کر دیا تھا۔ وصال سے ایک دو دن پہلے آپ نے حضرت درد صاحب مرحوم کو لاہور میں ایک سو روپیہ اور دیا۔ کہ یہ میری طرف سے تحریک جدید میں دے دیا جائے۔

آپ کے وصال کے بعد آپ کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز متواتر تحریک جدید کا چندہ دیتے آرہے ہیں۔

احباب کو یہ بھی معلوم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دسویں سال میں [illegible]
سابقون الاولون سے یہ فرمایا تھا۔ کہ

"میں ان سب کو جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ یا حصہ لے سکتے ہیں یا انہوں نے پہلے حصہ نہیں لیا۔ تو اب اپنی گذشتہ کوتاہیوں کے ازالہ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اس سال کی تحریک میں پہلے تمام سالوں سے بڑھ کر حصہ لیں۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ جماعت کے مخلصین اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندوں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیا کرتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کا قدم ہمیشہ آگے بڑھے۔

مگر یہ سال چونکہ تحریک جدید کے پہلے سال کا آخری سال ہے۔ اس لئے میری خواہش ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے دل میں اخلاص رکھتے اور خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں وہ اس سال ایسی نمایاں قربانی کریں۔ جو اس سے پہلے سلسلہ اور اسلام کے لئے کبھی نہ کی ہو۔

میں کسی کو ایسا بوجھ اٹھانے کے لئے نہیں کہتا۔ جسے وہ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا میں صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے اب تک پورا بوجھ نہیں اٹھایا۔ اور قربانی کو اس کے صحیح حقیقی مقام تک نہیں پہنچایا۔ وہ اس سال ایسے رنگ میں قربانی کریں۔ جس کی مثال پہلے کسی سال میں نہ مل سکے۔"

اس اپنی خواہش کے پیش نظر سب سے پہلے تو آپ نے اپنا وعدہ دسویں سال میں جو تین ہزار تھا۔ اسے دس ہزار کر دیا۔ تا جماعت کے مخلص حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نمونہ پر آگے قدم بڑھائیں۔ چنانچہ تحریک جدید میں دسویں سال کی قربانی ایک بے مثال اور شاندار قربانی ہے۔

پس دفتر دوم میں قربانی کرنیوالے احباب اور بعض دفتر اول میں کم ادا کرنے والے دوست اپنے وعدوں میں شاندار اضافہ کریں۔ اور جو وعدے جماعتوں کے اس سال میں پورے ہونے والے ہیں۔ وہ ۱۵-۱۳ر اکتوبر سے قبل پورا کر لیں۔ کیونکہ وعدوں کی یہ آخری میعاد ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذیل کے وعدے بھی اضافہ سے پورے ہو چکے ہیں۔ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ نے اپنا اور اپنے بچوں کا معہ بقایا کے ۲۱۶ روپیہ داخل کر کے سو فیصدی کر دیا۔

سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب نے بھی اپنا اور بچوں کا ۲۱۶ پورا ادا فرمایا

سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت اقدس کا وعدہ ۱۱۲/- سو فیصدی داخل ہوا۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحب " " " ۱۵۱/- " پورا ہو گیا

سیدہ ام منصور احمد صاحبہ حرم حضرت میاں بشیر احمد صاحب ۱۲۵/- " " "

مرزا اظہر احمد صاحب ۲۴/-

خاندان کی وصولی بحیثیت مجموعی وعدوں کی نسبت ۷۹% فیصدی ہے ۲۱% فیصدی قابل وصول ہے۔ جو بفضل خدا آخری میعاد ۳۱ر اکتوبر سے قبل ادا ہونا چاہیئے۔ تا ادائیگی سو فیصدی ہو جائے۔ اسی طرح وہ جماعتیں جن کے وعدوں میں کچھ کمی رہ گئی ہے۔ وہ بھی اب اس آخری وقت میں پوری سرگرمی اور کوشش سے اپنے وعدے ۳۱ر اکتوبر تک سو فی صدی کر لیں۔ اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔

(وکیل المال)

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن
ٹنڈر نوٹس

مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ہمارے مقررہ، منظور شدہ اور مطبوعہ نرخوں کے اندر سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر ۸ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کے دو بجے بعد دوپہر تک میرے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اور ان مطبوعہ فارموں پر ہونے چاہئیں۔ جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم ۸ر اکتوبر کے ایک بجے بعد دوپہر تک مل سکتے ہیں۔

آمدہ ٹنڈرز پبلک کے سامنے ۸ر اکتوبر ۱۹۵۷ء کو اڑھائی بجے بعد دوپہر کھولے جائیں گے۔

کام کی تفصیل	تخمینہ لاگت	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کے پاس پیشگی جمع کرنا ہوگا۔	کام مکمل کرنے کا عرصہ
(ا) شاہدرہ کے نزدیک واقعہ پل نمبر ۱ کی دوبارہ تعمیر	ایک لاکھ روپیہ	۲۰۰۰	۲ ماہ
(ب) شاہدرہ نارووال سیکشن میں واقعہ سٹیشنوں کی بلڈنگوں اور کوارٹروں کی (جنہیں حالیہ سیلاب سے نقصان پہنچا ہے) مرمت	پچاس ہزار روپیہ	ایک ہزار روپیہ	تین ماہ

II وہ ٹھیکیدار احباب جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیدار اصحاب کی فہرست میں درج نہیں۔ وہ ۸ر اکتوبر تک اپنے نام درج کروا کر ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۳) مفصل شرائط ہدایات وغیرہ اور ہمارے منظور شدہ مقررہ نرخ میرے دفتر میں روزانہ کاروبار کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

ادارہ ریلوے اسباب کا پابند نہیں کہ وہ کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور منظور کرے۔

(۴) پہلے کام کے لئے (تعمیر پل) کے لئے وہی ٹھیکیدار اصحاب ٹنڈر پیش کریں جنہیں پلوں کی تعمیر کے متعلق کافی واقفیت اور دسترس ہو۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

ضروری تصحیح

میرا ایک مضمون بعنوان "خلافت کے ابتدائی زمانہ کے بعض واقعات" ۲۴ر ستمبر کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ صفحہ ۳ کے آخری کالم کی سطر ۱۲ میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے نام کے ساتھ مولوی صدر الدین صاحب کا نام غلطی سے شائع ہو گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

شیخ محمد سیال
ناظر اصلاح و ارشاد

درخواست دعا

مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب اور بعض دوسرے احمدی احباب آجکل ایل۔ ایل۔ بی فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ظہور احمد باجوہ